سیف الاسلام

بریلوی فرقہ خود اپنے فتوئ تکفیر کی زد میں

فتویٰ نمبرا

۱: بریلوی فرقہ کے بانی احمد رضا خان بریلوی نے لکھا ہے:

''شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ...'' (فتاویٰ رضویہ جلد۲۲ص ۵۴۶)

احمد رضا خان نے ایک اور جگہ لکھا ہے: ''پچھلے زمانے کے بڑے محدث شاہ ولی اللہ صاحب'' (فتاویٰ رضویہ جلد۵ص ۵۵۸)

احمد رضا خان نے ایک اور جگہ لکھا ہے: ''وجد شریعت وفرجد طریقت شاہ ولی اللہ صاحب'' (فتاویٰ رضویہ جلد۳۰ص ۳۶۴)

احمد رضا نے مزید لکھا ہے: ''ترجمہ شاہ ولی اللہ....'' (فتاویٰ رضویہ جلد۳۰ص ۴۰۷)

۲: مشہور بریلوی پروفیسر محمد مسعود احمد نے لکھا ہے:

''ابھی کی بات ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات وافکار کا مستند ترین مجموعہ القول الجلی فی ذکر آثار الولی...'' (گفتنی ونا گفتنی اور تنقیدی جائزہ ص ۱۶)

۳: بریلویوں کے ''مولانا'' جلال الدین احمد امجدی بریلوی نے لکھا ہے:

''حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔''

(انوار الحدیث ص ۱۶۵، طبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش اردو بازار لاہور)

اور اس کتاب کا مقدمہ بریلویوں کے ''حضرت علامہ'' ارشد القادری مہتمم مدرسہ فیض العلوم جمشید پور'' نے لکھا ہے۔ (دیکھئے ص ۳۶)

۴: بریلویوں کے پیر سید خضر حسین چشتی نے لکھا ہے:

''حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معرکہ آرا کتاب انفاس العارفین میں اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقمطراز ہیں''

(حیات رسول ﷺ ص ۱۲۸، طبع چراغ اکیڈمی منڈی بہاؤالدین)

۵: محمد کاشف اقبال رضوی بریلوی نے لکھا ہے: ''شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ''

(علمی محاسبہ ص ۹۸ طبع میلاد پبلیکیشنز گنج بخش روڈ لاہور)

اس کتاب پر بریلویوں کے ''مولانا پروفیسر مفتی'' محمد انوار ''حنفی'' بریلوی، محمد عبدالتواب صدیقی بریلوی، محمد عبدالحکیم شرف قادری بریلوی، محمد جمیل رضوی بریلوی اور محمد سعید احمد اسعد بریلوی نے تقاریظ لکھی ہیں اور غلام مرتضیٰ ساقی بریلوی نے تقدیم لکھی ہے۔

٦: بریلویوں کی تنظیم ''دعوت اسلامی'' کے امیر الیاس قادری بریلوی نے لکھا ہے:

''حضرت شاہ ولی اللہ مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انفاس العارفین میں فرماتے ہیں''

(فیضان سنت ص ۵۲۳، موئے مبارک دیوانوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک)

۷: محمد حنیف قریشی بریلوی نے لکھا ہے: ''شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شطحات اولیا....'' (شطحات اولیاء از محمد حنیف قریشی ص ٦٨، روداد مناظرہ: گستاخ کون؟ ص ۲۹۵)

۸: فرید بک سٹال والے بریلویوں نے لکھا ہے: ''حضرت قطب الملۃ حکیم الامۃ مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ'' (دیکھئے روحوں کی دنیا، آخری صفحہ سے ایک صفحے پہلے)

۹: محمد عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے لکھا ہے: ''ان کے بعد علمی و فکری قیادت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ہاتھ آئی اور ان حضرات نے کمال حسن و خوبی سے امت مسلمہ کی راہنمائی فرمائی۔''

(تحقیقی اور تنقیدی جائزہ ص ۲۱۱)

۱۰: بریلویوں کے ''مولانا'' محمد شہزاد ترابی قادری نے لکھا ہے:

''حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ'' (کڑوا سچ ص ۳۰)

۱۱: محمد منظور احمد فیضی بریلوی نے لکھا ہے: ''شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ''

(مقام رسول ﷺ ص ۴۲۰)

قارئین کرام! آپ دیکھ چکے ہیں کہ بریلویوں نے شاہ ولی اللہ کو حضرت اور رحمۃ اللہ

علیہ وغیرہ لکھا ہے۔ اگر بریلویوں کا کوئی مخالف اپنے کسی ایسے عالم کو رحمہ اللہ لکھ دے، جس کی کوئی بات بقولِ بریلوی: رحمہ اللہ لکھنے والے کے نزدیک بدعت ہو تو بریلویوں کے ''استاذ العلماء'' غلام مرتضٰی ساقی نے ایسے شخص کے متعلق لکھا ہے: ''لیکن انہیں ''رحمۃ اللہ علیہ'' اور اپنا پیشوا مان کر اکابر پرستی کا ثبوت دیا ہے۔'' (علمی محاسبہ ص ۳۷)

جبکہ بریلویوں کے نزدیک شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین نے نبی ﷺ کی صریح گستاخیاں کی ہیں، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

بریلویوں کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کے ص ۱۰۹۹ پر ایک مضمون بنام ''قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ'' درج ہے اور اس مضمون میں مضمون نگار (غالباً قاری رضاء المصطفٰی اعظمی ''شاہزادہ'' امجد علی اعظمی مصنف بہارِ شریعت) نے شاہ ولی اللہ شاہ، شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین وغیرہ کے ترجموں کو ''صریح گستاخی'' قرار دیا (ص ۱۱۰۱، سطر ۲۱) اور پھر انھیں کے ترجمے کے متعلق لکھا: ''یہ تو صاف اور صریح عصمت انبیا پر حملہ ہے''

(ص ۱۱۰۴)

اور اسی صفحہ پر ان سب کے ترجمے کے متعلق لکھا: ''صریحاً بے ادبی اور گستاخی ہے''

قارئین کرام! آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ بریلوی مضمون نگار نے شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر کے ترجموں کو صریح گستاخی بھی قرار دیا اور ہر جگہ ان کے نام کے ساتھ ''رح'' کی علامہ یعنی رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھا ہے۔

اور ویسے بھی ہم شروع میں مشہور بریلویوں کے حوالوں سے شاہ ولی اللہ کو صاف اور صریح لفظوں میں رحمۃ اللہ علیہ کہنا ثابت کر چکے ہیں اور آپ ''قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ'' مضمون کے حوالے سے یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ شاہ ولی اللہ، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر نے بریلویوں کے بقول نبی ﷺ کی صریح گستاخیاں کی ہیں تو اب آپ نبی ﷺ کی گستاخی کرنے والے پر احمد رضا بریلوی کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمالیں:

احمد رضا بریلوی نے لکھا ہے: ''جو شخص مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کو دشنام دے یا

حضور کی طرف جھوٹ کی نسبت کرے یا حضور کو کسی طرح کا عیب لگائے یا کسی وجہ سے حضور کی شان گھٹائے وہ یقیناً کافر اور خدا کا منکر ہو گیا اس کی جورو (بیوی) اس کے نکاح سے نکل گئی دیکھو کیسی صاف تصریح ہے کہ حضور ﷺ کی تنقیص شان کرنے سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے اس کی جورو نکاح سے نکل جاتی ہے کیا مسلمان اہل قبلہ نہیں ہوتا یا اہل کلمہ نہیں ہوتا سب کچھ ہوتا ہے مگر محمد رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کے ساتھ نہ قبلہ قبول نہ کلمہ قبول و العیاذ باللہ رب العلمین ثالثاً اصل بات یہ ہے کہ اصلاح ائمہ میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتا ہو ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفا شریف و نبراز یہ درر وغرور وفتاوی خیریہ وغیرہ میں ہے اجمع المسلمون ان شاتمہ ﷺ کافر و من شك فی عذابه و كفره كفر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس ﷺ کی شان مبارک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے"

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۰۸، دوسرا نسخہ ص ۱۱۸۔ ۱۱۹)

احمد رضا بریلوی نے مزید لکھا ہے: "اللہ و رسول جل وعلا و ﷺ کی توہین کرنے والا کافر ہے جو انہیں کافر نہ کہے جو ان کا پاس لحاظ رکھے جو ان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی انہیں میں سے ہے انہیں کی طرح کافر ہے قیامت میں ان کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا" (فتاویٰ افریقہ ص ۱۰۹، دوسرا نسخہ ص ۱۲۰ تمہید ایمان ص ۵۶ مکتبۃ المدینہ)

قارئین کرام! آپ دیکھ چکے ہیں کہ کن کن بریلویوں نے شاہ ولی اللہ وغیرہ کو کافر کہنے میں توقف کیا ہے بلکہ انھیں مسلمان محدث سمجھتے ہوئے رحمۃ اللہ علیہ بھی کہا ہے اور ان بریلویوں میں خود احمد رضا بریلوی کا نام بھی شامل ہے۔ موجودہ دور کے بریلوی نیز احمد رضا بریلوی خود اپنے آپ کو بھی اپنے فتویٰ کفر سے کسی طرح بھی نہیں بچا سکتے۔ ان شاء اللہ

کیونکہ ہمارے علم کے مطابق تمام بریلویوں نے شاہ ولی اللہ کو کافر کہنے سے توقف کیا ہوا ہے۔

کاشف اقبال بریلوی نے اپنے مخالفین سے مخاطب ہو کر لکھا ہے: ''تمہارے ان کابر نے جو لکھا ہے ان پر بھی فتوی لگاؤ یا ان کی تحریریں پڑھ کر ڈوب مرو۔'' (علمی محاسبہ ص ۸۳)

ہماری بریلویوں سے گزارش ہے کہ اگر آپ اپنے پہلے فتوے پر عمل نہیں کر سکتے تو کم از کم کاشف اقبال بریلوی کے فتوے پر ہی عمل کر کے دکھا دیں۔

فتویٰ نمبر۲

عبدالمجید شرقپوری بریلوی نے لکھا ہے:

''فقہ کی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ علاج کی غرض سے خون یا پیشاب کے ساتھ سورۂ فاتحہ کو لکھنا جائز ہے، راقم الحروف نے اکثر علماء سے اس کے متعلق پوچھا مگر چونکہ یہ بات بڑے بڑے فقہا نے لکھی تھی، اس لئے سب نے اس مسئلہ پر سکوت کیا، علامہ سعیدی نے پہلی بار اس جمود کو توڑا وہ لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورہ فاتحہ لکھنے والے کا ایمان خطرے میں ہے اگر کسی کو روز روشن سے زیادہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کا شفاء ہو جائے گی تب بھی اس کا مر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورہ فاتحہ لکھنے کی جرأت کرے، اللہ تعالیٰ ان فقہاء کو معاف کرے بال کی کھال نکالنے اور جزئیات مستنبط کرنے کی عادت کی وجہ سے ان سے یہ قول شنیع سرزد ہو گیا ورنہ ان کے دلوں میں قرآن مجید کی عزت وحرمت بہت زیادہ تھی۔ (شرح صحیح مسلم ج۶ ص ۵۵۷)''

(شرح صحیح مسلم از غلام رسول سعیدی بریلوی۔ تاثرات عبدالمجید شرقپوری ص ۲۶)

قارئین! اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں کہ کن کن حنفی ''فقہاء'' نے یہ گندی بات اپنی فقہ میں لکھی ہے۔ ہمارا موضوع اس وقت صرف یہ ہے کہ غلام رسول سعیدی بریلوی کے نزدیک ایسے لوگوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جا سکتی ہے جنھوں نے قرآن مقدس کی توہین اور بے ادبی کی ہو۔ بقول عبدالمجید شرقپوری بریلوی اکثر بریلوی علماء نے ان ''فقہاء'' کو کافر کہنے کی بجائے سکوت کیا ہے تو احمد رضا بریلوی کے فتوے کے مطابق غلام رسول سعیدی بریلوی، عبدالمجید بریلوی اور وہ بریلوی علماء جن سے عبدالمجید بریلوی نے سوال کیا

تھا، کافر ہو گئے، کیونکہ انھوں نے "گستاخانِ" رسول ﷺ کے کفر میں شک کیا اور انھیں کافر نہیں کہا، لہٰذا خود کافر ہوئے۔

یہ تو ہر مسلمان جانتا ہے کہ قرآن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب کی توہین یقیناً آپ ﷺ کی توہین ہے۔

فتویٰ نمبر۳

نبی ﷺ کے والدین کے ایمان پر بحث کرتے ہوئے بریلویوں کے "حکیم الامت، مفسر قرآن اور مفتی" احمد یار نعیمی بریلوی نے لکھا ہے: "حضور کے والدین کے ایمان کی بحث.... خیال رہے کہ اس مسئلہ میں چار قول ہیں۔ ایک یہ کہ یہ دونوں حضرات نہ زندگی میں مومن تھے نہ موت کے وقت اور نہ اب یہ قول ملا علی قاری وغیرہ کا ہے۔"

(تفسیر نعیمی جلد ا ص ۶۵۶، ناشر نعیمی کتب خانہ چوک پاکستان گجرات)

قارئین کرام! احمد یار نعیمی بریلوی کی عبارت آپ نے ملاحظہ فرمالی جس کے مطابق ملا علی قاری حنفی نے نبی ﷺ کے والدین کو مومن تسلیم کرنے سے انکار کیا ہوا ہے اور یہ وہی ملا علی قاری حنفی ہے جس نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ نبی ﷺ کے والدین مومن نہیں تھے ایک کتاب بنام "ادلة معتقد أبي حنيفة الاعظم في أبوي الرسول عليه الصلاة والسلام" بھی لکھی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے اپنی اس کتاب کا ذکر اپنی دوسری کتاب: شرح شفاء (جلد ۳ ص ۹۹) میں بھی کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے سیوطی کا رد لکھا ہے۔

قارئین کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ سیوطی نے نبی ﷺ کے والدین کو مومن ثابت کرنے کے لئے جو دلائل دیئے تھے، ملا علی قاری حنفی نے ان کا رد لکھا ہے۔

قارئین کرام! ملا علی قاری حنفی کا نبی ﷺ کے والدین کے متعلق جو فتویٰ ہے وہ آپ احمد یار بریلوی کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں اور یہ جو کام ملا علی قاری حنفی نے کیا ہے یہ بریلویوں کے نزدیک نبی ﷺ کی گستاخی ہے۔

تفصیل کے لئے آپ دیکھ سکتے ہیں حنیف قریشی بریلوی اور اس کے معاون مناظر کی

کتاب: رودادِ مناظرہ: گستاخ کون؟ (ص ۱۵۹۔۱۶۳)

قارئین یہ تو آپ نے دیکھ لیا کہ فرقہ بریلویہ کے اصولوں کے مطابق ملا علی قاری حنفی نے نبی ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے اور یہ بھی آپ احمد رضا بریلوی کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ گستاخی کرنے والا کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے، لیکن اس کے باوجود کسی بھی بریلوی نے ملا علی قاری حنفی کو کافر نہیں کہا، بلکہ اسے اپنا امام و پیشوا مانا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱: خود احمد یار بریلوی نے ملا علی قاری حنفی کے بارے میں لکھا ہے:

''حنفیوں کے بڑے معتبر عالم ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ...''

(جاء الحق ص ۱۹۴، حصہ اول، دوسرا نسخہ ص ۲۰۱، غیر اللہ سے مدد مانگنے کے ثبوت میں)

دوسری جگہ لکھا ہے: ''ملا علی قاری علیہ الرحمۃ''

(جاء الحق ص ۳۴۹ حصہ اول، دوسرا نسخہ ص ۳۷۷، بوسہ تبرکات کے ثبوت میں، دوسرا باب)

نیز ملا علی قاری حنفی کی کتاب شرح شفاء احمد یار نعیمی بریلوی کے مطالعہ میں تھی۔

دیکھئے جاء الحق (حصہ اول ص ۱۲۳، دوسرا نسخہ ص ۱۲۲، نفی غیب کی احادیث کے بیان میں)

۲: احمد رضا بریلوی نے لکھا: ''علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری''

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۳، دوسرا نسخہ ص ۱۱۲، الدولۃ المکیہ ص ۶۹، ۱۳۰، ۱۴۲)

ایک اور جگہ احمد رضا بریلوی نے لکھا:

''حضرت علامہ ملّا علی قاری قدس سرہ'' (الدولۃ المکیہ ص ۷۵)

ایک اور جگہ لکھا: ''علامہ قاری حنفی مکی و مولانا ابو المعالی محمد سلمی قادری و شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم'' (فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۴، دوسرا نسخہ ص ۱۲۵)

۳: محمد عبد الحکیم خان اختر شاہجہان پوری بریلوی نے لکھا ہے:

''دسویں صدی کے مجدد اور مایہ ناز محدث و محقق علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ، ۱۶۰۴ء'' (روحوں کی دنیا ص ۳۳ حرف آغاز)

۴: کاشف اقبال بریلوی نے لکھا ہے: ''محدث جلیل ملا علی قاری'' (علمی محاسبہ ص ۶۰)
کاشف اقبال بریلوی نے دوسری جگہ لکھا ہے: ''امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ''
(علمی محاسبہ ص ۱۲۱)

کاشف اقبال کی یہ کتاب بریلویوں کے ''مولانا'' پروفیسر ''مفتی'' محمد انوار ''حنفی'' بریلوی، محمد عبدالتواب صدیقی بریلوی، محمد عبدالحکیم شرف قادری بریلوی، محمد جمیل رضوی بریلوی اور محمد سعید اسعد بریلوی کی تقاریظ کے ساتھ چھپی ہے، نیز غلام مرتضی ساقی بریلوی کی اس کتاب پر تقدیم بھی ہے۔

۵: سبز پگڑی والوں کی جماعت کے امیر الیاس قادری بریلوی نے لکھا ہے:
''حنفیہ کے زبردست پیشوا حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح شفاء میں اسی عبارت کے تحت فرماتے ہیں'' (فیضان سنت ص ۵۳۰، موئے مبارک دیوانوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک)

۶: محمد منشا تابش قصوری بریلوی نے لکھا ہے: ''ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ''
(محمدٌ نورٌ ﷺ ص ۱۱)

۷: بریلویوں کے ''مفتی'' محمد منظور احمد فیضی نے لکھا ہے: ''اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ امام ملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز و باطل سوز کلمات طیبات ملاحظہ فرمائیں'' (مقام رسول ﷺ ص ۳۰۸)

۸: بریلویوں کے پیر سید خضر حسین چشتی بریلوی نے لکھا ہے: ''علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ'' (حیات رسول ﷺ ص ۳۰)

۹: بریلویوں کے ''مولانا'' جلال الدین احمد امجدی بریلوی نے لکھا ہے:
''اور حضرت ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری''
(انوار الحدیث ص ۶۶، ۸۷، طبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش اردو بازار لاہور)

۱۰: عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے لکھا ہے:
''حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ'' (تحقیقی اور تنقیدی جائزہ ص ۱۷۲)

۱۱: محمد عمر اچھروی بریلوی نے لکھا ہے:

''شرح شفا مصنفہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ'' (مقیاس حنفیت ص ۲۸۴)

قارئین کرام! آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ ملا علی قاری حنفی نے بریلوی اصولوں کے مطابق نبی ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا اور بریلویوں نے اسے کافر کہنے کی بجائے اس کی تعریف کی، اسے رحمۃ اللہ علیہ کہا اور مجدد تسلیم کیا۔ احمد رضا بریلوی کے فتوے کے مطابق جو گستاخ کو کافر نہ کہے یا اس کے کفر میں شک کرے وہ خود کافر ہے اور کاشف اقبال بریلوی کے فتوے کے مطابق جو اپنے بزرگوں کے فتوے پر عمل نہ کرے اسے ڈوب مرنا چاہیئے، جیسا کہ پہلے نقل کر دیا گیا ہے۔

فتویٰ نمبر۴

غلام مصطفیٰ نوری قادری بریلوی نے صادق کوہاٹی سے مناظرے کے دوران علانیہ کہا تھا کہ نصیر الدین نصیر شاہ، شاہ اسماعیل دہلوی سے بھی بڑا گستاخ ہے، تفصیل کے لئے آپ دیکھ سکتے ہیں یہ مناظر WWW.IRCPK.COM

لیکن حنیف قریشی کے معاون مناظر امتیاز حسین کاظمی نے لکھا ہے:

''چراغ گولڑہ حضرت پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ''

(روئیداد مناظرہ گستاخ کون؟ ص ۴۳)

اور یہ تو آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ احمد رضا بریلوی کے فتوے کے مطابق جو گستاخ کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔

فتویٰ نمبر۵

احمد رضا بریلوی کے بقول شاہ اسماعیل دہلوی نے نبی ﷺ کی گستاخی کی تھی۔

دیکھئے ملفوظات (حصہ اول ص ۵۰، دوسرا نسخہ ص ۵۲)

لیکن اس کے باوجود احمد رضا نے شاہ اسماعیل دہلوی کو کافر نہیں کہا۔

دیکھئے ملفوظات (ص ۴۹ حصہ اول، دوسرا نسخہ ص ۵۱)

احمد رضا نے شاہ اسماعیل دہلوی کے متعلق دوسری جگہ لکھا ہے: ''اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے، اور خود کہیں گے نہیں'' (ملفوظات ص۱۱۰ حصہ اول، دوسرا نسخہ ص۱۰۲)

اور احمد رضا کا فتویٰ ہے کہ ''۲۔ اللہ و رسول جل و علا و صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی توہین کرنے والا کافر ہے۔۳۔ جو انہیں کافر نہ کہے، جو ان کا پاس لحاظ رکھے جو اِن کی استاذی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی اِن میں سے ہے، ان ہی طرح کافر ہے''

(تمہید ایمان ص ۵۶ مکتبۃ المدینہ، فتاویٰ افریقیہ ص ۱۰۹، دوسرا نسخہ ۱۲۰)

احمد رضا نے شاہ اسماعیل دہلوی کے متعلق مزید لکھا ہے: ''امام الطائفہ (اسمعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اہل لا اِلٰہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔'' (تمہید ایمان ص ۵۴ مکتبہ المدینہ)

تنبیہ: بریکٹوں میں ''اسمعیل دہلوی'' بھی بریلوی نے لکھا ہے۔

شاہ اسماعیل دہلوی کے بارے میں احمد رضا نے حکمِ اخیر یہی لکھا کہ ''علمائے محتاطین انہیں کافر نہ کہیں یہی صواب ہے وھو الجواب و بہ یفتی وعلیہ الفتوی وھو المذہب وعلیہ الاعتماد و فیہ السلامۃ و فیہ السد یعنی یہی جواب ہے اور اسی پر فتویٰ ہوا اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی ہمارا مذہب اور اسی پر اعتماد اور اسی میں علامت اور اسی میں استقامت''

(تمہید ایمان ص ۵۳ مکتبہ المدینہ)

اس فتوے سے معلوم ہوا کہ احمد رضا نے اپنے پہلے فتوے کہ ''اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے'' سے بھی رجوع کر لیا تھا۔ خود تو وہ پہلے بھی کافر نہیں کہتا تھا۔

تنبیہ: احمد رضا بریلوی کے مخالفین نے جب احمد رضا کا فتویٰ کہ ''جو گستاخ کو کافر نہ کہے وہ خود کافر'' احمد رضا پر ہی چسپاں کر دیا تو بریلویوں نے احمد رضا کو اس کے فتوئ کفر سے بچانے کے لئے یہ جھوٹ بولنا شروع کر دیا کہ احمد رضا نے شاہ اسماعیل دہلوی کو کافر اس لئے نہیں کہا تھا کیونکہ شاہ اسماعیل دہلوی کے بارے میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ انھوں نے توبہ کر لی

تھی، لیکن بریلویوں کے اس جھوٹ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ احمد رضا نے اپنی کسی کتاب میں توبہ والی بات نہیں لکھی بلکہ اس کے نزدیک تو وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوئی تھی اور نہ ہی شاہ اسماعیل دہلوی کی کسی کتاب میں توبہ کا کوئی ثبوت ہے جبکہ احمد رضا بریلوی نے لکھا ہے: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ترجمہ ''جب تو بدی کرے تو فوراً توبہ کر، خفیہ کی خفیہ اور علانیہ کی علانیہ'' (تمہید ایمان ص ۵۰ مکتبہ المدینہ)

فتویٰ نمبر ۶

احمد رضا خان بریلوی نے لکھا ہے:

''مسجد میں اذان دینی مسجد و دربار الٰہی کی گستاخی و بےادبی ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ طبع قدیم ج ۲ ص ۴۱۴، طبع جدید ج ۵ ص ۴۱۱)

اور احمد رضا بریلوی کا فتوی ہے:

''۲ اللہ و رسول جل و علا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا کافر ہے۔ ۳۔ جو انہیں کافر نہ کہے، جو اِن کا پاس لحاظ رکھے جو ان کی استادی یا رشتے یا دوستی کا خیال کرے وہ بھی اِن میں سے ہے، اِن ہی طرح کافر ہے، قیامت میں اِن کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا۔'' (تمہید ایمان ص ۵۶ مکتبۃ المدینہ، فتاوی افریقہ ص ۱۰۹، دوسرا نسخہ ص ۱۲۰)

بریلوی لوگ کثیر تعداد میں مساجد کے اندر ہی اذان دیتے ہیں، جبکہ احمد رضا کے اس فتوے کے مطابق وہ کافر ہو گئے اور جو بریلوی ان کو کافر نہیں کہتے وہ بھی احمد رضا کے اس فتوے کے مطابق کافر ہو گئے ہیں۔

فتوی نمبر ۷

احمد رضا بریلوی کا تصدیقی فتویٰ ہے کہ

''نذیر حسین دہلوی، و امیر احمد سہسوانی و قاسم نانوتوی، و مرزا غلام احمد قادیانی و رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین و پیروان و مدح خوان باتفاق علماء اعلام کافر ہوئے اور جو ان کو کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی

بلاشبہ کافر ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ ۱۴/ ۵۸۹،عرفان شریعت حصہ دوم ص ۲۹)

حالانکہ کثیر تعداد میں بریلوی عوام بلکہ بعض علمائے بریلویہ بھی اہلِ حدیث اور دیوبندیوں کو کافر نہیں سمجھتے ، بلکہ ان کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں ،لہٰذا یہ سب لوگ احمد رضا خان بریلوی کے مطابق کافر ثابت ہوتے ہیں اور بریلویوں کے مشہور صوفی بزرگ خواجہ غلام فرید کے ملفوظات میں لکھا ہوا ہے:

''مولوی نذیر حسین محدث دہلویؒ

اس کے بعد مولوی نذیر حسین محدث دہلوی کا ذکر ہونے لگا حضرت خواجہ محمد بخشؒ نے عرض کیا حضور لوگ مولوی نذیر حسین کو غیر مقلد وہابی کہتے ہیں ،وہ کیسے آدمی تھے ،آپ نے فرمایا سبحان اللہ وہ تو ایک صحابی معلوم ہوتے ہیں ،آپ نے فرمایا کسی شخص کی عظمت کے لئے یہ ہی کافی دلیل ہے کہ دنیا میں اس کی مانند کوئی نہ ہو، چنانچہ آج کل کے زمانہ میں علم حدیث میں ان کا کوئی نظیر نہیں ، نیز وہ اس قدر بے نفس ہیں کہ اہل اسلام کے کسی فرقے کو برا نہیں کہتے اگرچہ لوگ ان کو منہ پر برا بھلا کہتے ہیں تاہم وہ اپنا کام خود کرتے ہیں حتی کہ مہمان کو کھانا بھی خود اٹھا کر دیتے ہیں وہ کسی شخص سے یہ نہیں پوچھتے تم صوفی ہو یا کیا مذہب رکھتے ہو۔''

(مقابیس المجالس ص ۷۹۸)

مقابیس المجالس کے بارے میں چند حوالے درج ذیل ہیں:

اپنے تسلیم شدہ اکابرین کا تذکرہ کرتے ہوئے مشہور بریلوی عالم ومحقق عبدالحکیم شرف قادری نے لکھا ہے: ''بحر معرفت حضرت خواجہ غلام فرید فاروقی چشتی قدس سرہ (چاچڑاں شریف)'' (تذکرۂ اکابر اہلسنت :ص ۳۲۱)

نیز عبدالحکیم شرف قادری بریلوی نے ''اشاراتِ فریدی'' (ترجمہ مقابیس المجالس) کو بھی خواجہ غلام فرید چشتی کے ملفوظات تسلیم کر رکھا ہے۔ (دیکھئے تذکرۂ اکابر اہلسنت ص ۳۲۴)

بریلویوں کے شیخ الحدیث والتفسیر فیض احمد اویسی نے بھی ''اشاراتِ فریدی'' (ترجمہ مقابیس المجالس) کو خواجہ غلام فرید چشتی کے ملفوطات تسلیم کر رکھا ہے۔

(دیکھئے التذکار السعید ص ۶۴۔۶۵ بحوالہ حاشیہ تذکرۂ اکابر اہلسنت ص ۳۲۴)

بریلویوں کے پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی نے لکھا ہے: ''وابستگانِ سلسلۂ چشتیہ کے نزدیک بالعموم اور بصیر پوری و سیالوی صاحب کے نزدیک بالخصوص مستند و حجت کتاب مقابیس المجالس'' (لطمۃ الغیب ص ۲۱۰)

فتوی نمبر ۸

بریلویوں کے ''مولانا'' نور محمد قادری رضوی بریلوی نے لکھا ہے:

''نام پاک کا ادب واحترام امت پر واجب ہے کہ اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کریم کی عزت وادب واحترام کریں۔ کیونکہ خود رب کریم ہمکوان کے نام کے ادب واحترام کا حکم دیتا ہے۔ لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ رسول پاک کو ایسا نہ پکارو جیسا کہ ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ یعنی میرے رسول محترم کو یا محمد یا احمد مت کہو۔ بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ اوصاف جمیلہ اور عمدہ القاب سے آپ کو یاد کرو۔ خود رب العزت جل وعلا نے اپنے حبیب پاک کو اچھے القاب سے بلایا۔ کہیں فرمایا یَاۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ۔ کہیں فرمایا یَاۤاَیُّهَا النَّبِیُّ۔ کبھی فرمایا یَاۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ۔ یَاۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ قرآن پاک میں صرف چار مقاموں پر آپ کا نام ذکر فرمایا۔ مگر ساتھ ہی اوصاف ذکر فرمائے'' (مواعظِ رضویہ حصہ چہارم ص ۱۶۲)

ایک اور جگہ نور محمد قادری بریلوی نے لکھا ہے:

''حبیب خدا کی عظمتِ شان پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام لیواؤں کو اپنا حکم سنا کر آگاہ کر دیا کہ خبردار میرے حبیب کو ان کا نام لیکر کوئی نہ پکارے۔ نام سے بلانا۔ پکارنا ہی امت پر حرام قرار دیا گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔ (پارہ ۱۸۔ سورت نور)

رسول کا پکارنا آپس میں، ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

یعنی اے زید۔ اے عمر بلکہ ادب سے پکارو اور یوں کہو یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ۔ یا

سَيِّدَالْمُرْسَلِيْنَ ۔يَا خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ يَا شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اگر کوئی نام لے کر پکارے تو بے ادب و گستاخ شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ خود خالق و مالک و بادشاہ حقیقی نے حضور کا نام لے کر نہیں پکارا تو غلام کی کیا مجال کہ اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو نام پاک سے پکارے۔'' (مواعظ رضویہ حصہ چہارم ص ۱۰۶)

اکثر بریلوی نبی ﷺ کو ''یا محمد'' (ﷺ) کہتے اور لکھتے ہیں جو نور محمد قادری بریلوی کے نزدیک گستاخ ہیں اور احمد رضا کا فتویٰ ہے جو گستاخ کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر اور بریلوی علماء ایسے لوگوں کو کافر نہ کہہ کر خود بھی احمد رضا کے فتوے کے مطابق کافر ثابت ہوئے۔

فتوی نمبر ۹

محمد یونس باڑی مظہری نے لکھا:

''مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نے جب اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی علی کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو اس میں کفر نظر نہیں آتا۔ اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی پھر بھی انہوں نے نہ مانا۔ اعلیٰ حضرت خاموش ہوگئے اور دوستی و محبت کو برقرار رکھا.... قطعاً بدگمان نہ ہوئے حالانکہ گستاخانہ عبارت میں کھلی گستاخی ہے۔'' (سیرت انوارِ مظہریہ: ص ۲۹۲)

کتاب 'سیرت انوارِ مظہریہ' پر بریلویوں کے متفقہ ''ماہر رضویات و مسعود ملت'' پروفیسر مسعود احمد کی تقریظ و مصنف کی تائید و تعریف موجود ہے۔ (دیکھئے سیرت انوارِ مظہریہ ص ۲۸، ۳۴)

غلام نصیر الدین سیالوی بریلوی نے لکھا ہے:

''نیز یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ جب ایک آدمی کفریہ کلمہ بولے اور کچھ لوگ اس کی تائید کریں اور اس کو کفر نہ سمجھیں تو وہ کفریہ کلمہ سب کی طرف منسوب ہوگا اور یہی سمجھا جائے گا کہ سب کا یہی عقیدہ ہے۔'' (عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ج ۲ ص ۵۰)

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ احمد رضا بریلوی نے اپنے دوست کی دوستی کا خیال رکھا وہ عبارت جو احمد رضا بریلوی کے نزدیک گستاخی تھی اسی عبارت کو گستاخانہ نہ سمجھنے والے

عبدالباری کو کافر نہ کہنے کی وجہ سے خود اپنے ہی اصول کی وجہ سے احمد رضا بریلوی کافر ثابت ہوا۔

فتوی نمبر ۱۰

ماہنامہ ''سوئے حجاز'' کے مدیر اعلیٰ محمد خلیل الرحمٰن بریلوی نے لکھا ہے:

''سلفی مفسر شیخ صدیق بن حسن القنوجی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں''

(ماہنامہ سوئے حجاز لاہور، جلد ۱۸ شمارہ نمبر ۱ ص ۲۹ جنوری ۲۰۱۲ء)

بریلوی حضرات سے عرض ہے کہ ان کے ''اعلیٰ حضرت'' بریلوی نے جس طرح تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، رسالہ یکروزی وغیرہ اور سید نذیر حسین دہلوی و نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی بھی جتنی تصنیفیں ہیں تمام پر صریح ضلالتوں، گمراہیوں اور کلمات کفریہ پر مشتمل ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج ۱۱ ص ۴۰۴)

اسی طرح غوث علی شاہ پانی پتی کے تذکرہ پر لکھی کتاب 'تذکرہ غوثیہ' کو بھی ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفر کی باتوں پر مشتمل قرار دے رکھا ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ رضویہ ج ۵ ا ص ۲۷۹)

مگر یہی ضلالتوں، گمراہیوں بلکہ صریح کفریہ باتوں سے بھری کتاب 'تذکرہ غوثیہ' بریلویوں کے پیرو ''شیر ربانی'' میاں شیر محمد شرقپوری کی پسند فرمودہ کتب میں شامل ہے۔

(دیکھئے تذکرہ حضرت شیر ربانی شرقپوری اور انکے خلفاء ص ۲۳)

نیز 'تذکرہ غوثیہ' کے بزرگِ تذکرہ و ملفوظات غوث علی شاہ پانی پتی کے متعلق بریلویوں کے شیر ربانی شیر محمد شرقپوری نے کہا: ''حضرت غوث علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے وقت کے بہت بڑے ولی کامل تھے بلکہ ولی گر تھے۔'' (ایضاً ص ۲۸۷)

کتاب 'تذکرہ حضرت شیر ربانی شرقپوری اور انکے خلفاء' پر بریلویوں کے آستانہ شرقپور کے سجادہ نشین صاحبزادہ محمد ابوبکر شرقپوری کی تقریظ موجود ہے۔ (دیکھئے ص ۳۱)

اور احمد رضا بریلوی کا فتوی پہلے نقل کیا جا چکا ہے جو گستاخ کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر۔